

يَعْلَمُ سُرْبِيْدَهُ فِي اَصْحَاحِ الْجَمِيعِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ
الظَّاهِرُ اَنَّ حَدِيرَنْ جِيمَ مُلْطَبُ مُؤْمِنَهِ
اَيَّاً خَلَقَهُ اَيَّاً طَنَّتْكَرَهُ اَهْمَنَهُ
الصَّمَاطُ الْمُسْتَلِّ يَحْمِصُهُ اَلْغَرَبُ
تَعْدُتُهُ عَلَيْهِمْ جِبْرِيلُ الْخَلْوَهُ
عَلِيهِمْ وَكَلَّا الْظَّاهِرُ اَبِيبُ
فَلَلَّا كَوْدُ بَهْرُ الْمَاسِطُهُ كَمَانُ
النَّاعِرُ كَمَانُ النَّاسِ مُرَسِّلُهُ
سُوَاسُ الْخَنَادِرُ النَّجَّ، يَوْسُوسُ
لَهُ حَدُورُ النَّاسِ صَرَايْهُنَهُ
وَالنَّاسُ لَلَّا كَوْدُ بَهْرُ
الْبَلْقُ مُرَسِّلُهُ خَلْوَهُ

وَمِنْ سُرْخَاصَوْعَهُ اَوْلَى
هُرْسَهُ اَلْبَاهَهُ
الْكَلْهُ جِلْدُ اَرْسَهُ حَالَهُ
سَهَاهُ اَحْسَهُ كَسَهُ
لَرَهْوَالَهُ اَحْجَهُ، اَللَّهُ
الْحَمْدُ لِهِمْ يَلِمُوا مِنْ يَوْمِ
لَهُوَلَمْ يَنْزَلُهُ مِنْ كُلُّهُ
اَحْجَهُ، لَسُورَنْ اَيْمَهُ اَجَاهُ
نَحْرُالَهُ وَالْعَنْجُورُ وَرَابِتُ
الْعَاصِيَهُ جِلْدُهُ جِلْدُهُ
لَهُ اَهْجَهُ اَهْجَهُ حِبْرُ

امریکہ کے اسلامی ورثے کی نمائش

جیفری نہامس

اسلامی تجربات کے متعلق
بیداری پیدا کرنے کے لئے سرگرم
ایک تنظیم کے زیر اہتمام
کوششیں



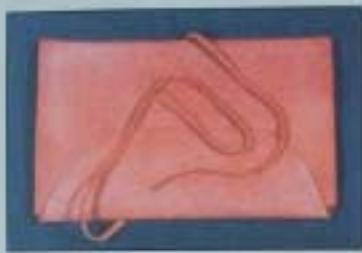
کلکٹس ایڈا شورز آف امریکن مسلس (سی ایس اے ایم) سال پہلے کی بات ہے ایم محمد نے اپنے خاندان کی جزوں کی خلاش شروع کی۔ اس وقت ان کے ڈاہن میں یہ خیال بھی نہ آیا ہوا کہ ان کی یہ کوشش انہیں امریکہ کے کم معروف اسلامی ورثے کی دریافت تک بھی لے جائی گی۔ جب تک وہ بھی سمجھتے تھے کہ یہ شر امریکی مسلمان جمیع صدی میں امریکہ آئے۔ وہ اس بات سے بھی بے خبر تھے کہ ۳۵ سال قبل ان کے ڈاہن قول اسلام سے قل بھی اسلام سے ان کے خاندان کا کوئی اعلیٰ تعلق تھا۔

ایم محمد کی دریافت اس سے شروع ہوتی ہے کہ، امریکہ کے لیکن ایم محمد نے بعد میں یہ دریافت کیا کہ ان کے اجداد میں بھی اسلامی ورثے، ایکین میں تحقیقات سے پہنچ کے لئے ہماں کر کچھ لوگوں مسلمان تھے۔ جیسا کہ بہت سے افریقی امریکی اور دیگر امریکی خاندانوں کا تقریب ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ امریکہ میں اسلامی تاریخ بہت سے لوگوں کے تصور کے برخلاف کافی پرانی ہے۔ ۱۵۲۷ء میں وہ پہلوی مسلمانوں کے ساتھ آیا تھا۔ یہ لوگ امریکہ میں جس جگہ پہنچتے تو آج کا جنوب مغربی امریکہ ہے۔

خواہی، اسلام کی تاریخ میں امریکہ کا حق کراہتمنی یورپی بستیوں کے صدر اور گھنائم ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ امریکہ کے اسلامی ورثے کو خلاش کر کے محفوظ کریں اور امریکہ میں اسلامی تجربے کے چانے والے لوگ اپنے ساتھ جن افریقی باشندوں کو غلام ہا کر لے پا رہے ہیں زیادہ سے زیادہ بیرونی لاگیں۔

دالین: چار توکے ہاتھ کا لکھا ہوا ۱۴۶۹ء کی عربی تحریر کا ایک نمونہ۔
تیجو: ایوب اسیمان دیلو کی ایک تصویر۔

Bilali (Ben Ali) Muhammad



The 1820 circa Ben Ali Diary
Courtesy: University of Georgia Athens



Bilali Bilali (Ben Ali) Muhammad, a Fula from Timbuktu, Futa-Jallon (in present day Guinea-Conakry) and his family arrived in Georgia on St. Simons Island in 1820.

By 1826 Bilali became the plantation manager for Thronas Spalding, a prominent Georgia master. Bilali and his wife Phoebe had twelve sons and seven daughters. One of his sons is reported to be the father of the author Joel Chandler Harris' wife, Uncle Remus and other Robert stories. Bilali's daughter's names were Margaret, Weston, Charlotte, Fatima, Rosalia, Medina, and Bent. All his daughters except Bent could speak English, French, Fula, Gullah, and Arabic. Bilali was also well educated and versed in Islamic law.

Bilali (Ben Ali) was the leader of one of America's earliest known Muslim communities. While enslaved Bilali was the community leader and Imam of at least eighty men on St. Simons Island. During the War of 1812 he told his slave master that he had eighty men of the true Faith to help him defend the land against the British.

Bilali was known for regularly wearing his dhoti, a long coat, praying five times a day facing the east, fasting during the month of Ramadaan, and a ban on the two Eid holidays when they came. It is reported that Bilali was buried with his Qur'an and prayer rug. In 1829 Bilali wrote a thirty-five page booklet in Arabic called "Kutub al-Ummah" in which he presented some of the laws of Islam and Islamic living. The book is popularly known today as the Ben Ali Diary. It is currently housed at the University of Georgia in Athens.



۱۹ اوں صدی کے اوپر اور ۲۰ ویں صدی کے آغاز میں یمن اور طرزیات کے ان بہت سے دھاگوں میں شامل ہیں جن میں امریکا نے اپنے کثیر پسندیدا سماج کا تاثرا پہنچا رہا ہے۔

امیر محمد نے کمی کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں امریکا نے اپنے ملکی عبادت گاہ ہوئی ہے۔ ویسے امیر ایڈٹ اسلام سیٹریس: اے پکوریل اکاؤنٹ (امریکہ کی مساجد میں اسلامی ادارے) میں اسلامی ادارے کی تحریری خاکہ، مسلمانوں کے تحریری خاکہ شروع کیا۔

۱۸۹۹ میں راس ناچھوڑ کوئی کتابی شایعہ تاریخی تاریکی و غنی میں اسلامی ادارے کی تحریری خاکہ شروع کیا۔ ایڈٹ اسلام سیٹریس: اے پکوریل اکاؤنٹ کی جو

امیریکہ میں مسلمانوں کی اپنی عبادت گاہ ہوئی ہے۔ ویسے امیر محمد کے مطابق "شایعہ امریکہ میں اپنی باضابطہ سجد" ۱۹۱۵ء میں میں کے پڑھوڑوں میں اسلامی ادارے کے مسلمانوں نے تقریر کی تھی۔

امیر محمد نے تایا کہ مسلمان ہونے کے ناطے انہوں نے یہ مساجد کی جو حقائق انہوں نے تایا کہ مسلمان کی تحریری خاکہ میں وہ جو حکیم بخش ہے۔

امیر محمد نے تایا کہ مختلف مساجدوں کے امریکی مسلمان ہوتے ہوئے پر ٹھاٹ قدم ہے۔

امیر محمد نے کہا "کمی صدیوں سے مسلمان اور اسلام امریکی مسلمانوں نے پہلی مانعی جگہ میں حصر لیا تھا۔

بن علی کی عربی میں لکھی ہوئی
ڈالری کی چند صفحات۔

آئے تھے ان کا کوئی باضابطہ ہب نہیں تھا یا وہ کہہ پڑنے نہیں سکتے تھے۔ انہوں نے ایجبا (چاپ) سلیمان دیا لوکی کہانی کا تمد کرہ کیا۔ دیا لوکی گامیاں ۱۷۳۰ء میں پکڑا گیا اور انہیں سب سری لینڈن لایا گیا تھا اور وہاں لاکر سے بطور غلام فریاد کر دیا گیا تھا اور محمد کے بیان کے مطابق دیا لوکے اپنے والد کو عربی میں ایک خط لکھا۔ یہ خط امریکہ کی ریاست جا رہیا کے پانی میں اسی تحریر کے ہاتھ لگ گیا جنہوں نے دیا لوکے میں اسکے کو قلم کر کے اسے غلامی سے آزاد کرائے میں مدد کی اور جس کے نامنہ بھجوادیا۔ جہاں سے وہ وہ اپنے اپنے دہن گیا اور کہانی کی طازمت اختیار کر لی۔ دہن اس نے لندن کی راہکاری میں رہا اسے طوں کے دوستان اس نے اپنے حافظے سے قرآن پاک کے تھن نئے عربی میں لکھے۔

کلھننس ایڈٹ اشوریز آف امریکن مسلس (ای ایکس اے ایم) کی نمائش میں جو حججیں شاہ کی جاتی ہیں ان میں ۱۷۶۸ء میں چار تو ۱۷۶۹ء میں آزادی حاصل کرنے کے لئے عربی میں ساڑھے کیروں لیتے کے مسلمانوں کی کمی ہوئی تھی اور ۱۸۲۹ء کے آس پاس بن ٹیلے ہی ایک شخص کے پاس رکھی ہوئی عربی میں ایک ڈاکٹر افریقی امریکیوں کو مسلمانوں کے طور پر بارکرتے ہیں یا اپنے لوگوں کی حیثیت سے جن کے نام مسلمانوں ہی ہیں یا اپنے لوگوں کے طور پر جن کا عقیدہ اسلام ہے۔ امیر محمد نے یہ بات محسوس کی کہ بہت سے پرانے امریکی مسلمانوں کے مزاروں پر اپنے کتبے لگے ہوئے ہیں جن میں ایک اپنی اپر کی طرف اشارہ کرتی ہوئی نظر آتی ہے جو کہ خدا کی وحدت کی علامت ہے۔ ان کی اور تریت کا ربع کہ مسکل کی طرف ہتا ہے۔ امیر محمد نے اب تک جتنی جنگیں لڑی ہیں ان میں سے ہر جگہ میں مسلمانوں نے ایک دوں بھایاپے ساتھ اپنے اخلاق امریکی کی وجہ میں دو مسلمانوں، پہنچ سالم اور سالم پورے دادشجاعت دی تھی۔ اور ان کے اعزاز میں ڈاک ٹکٹ کا کام لے گئے ہیں۔

امیر محمد نے امریکی خانہ جگلی میں حصہ لینے والے اپنے ۲۹۲ فوجیوں کے دریکارہ بھی حاصل کئے ہیں جن کے نام اسلامی ہیں۔ یہ دو لوگ ہیں جنہوں نے پہنچنے کی طرف سے جگ لڑاکی۔ علاوہ ازیں ۵۲۰۰ سے زائد امریکی مسلمانوں کی بھی فہرست ان کے پاس ہے جنہوں نے پہلی مانعی جگہ میں حصر لیا تھا۔